Registered No 288

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان - ۲ - اکتوبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ - رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

پرانی تقریرون مین سے کچھ

اولاد کس نیت سے طلب کرنی چاہئے

انسان کو سوچنا چاہئے کہ اُسے اولاد کی خواہش کیون ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہئے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب ایک اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے +

خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیساکہ فرمایا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اگر انسان خود مومن اور عبد نہین بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشا کو پورا نہین کرتا ہے اور پورا حق عبادت کا ادا نہین کرتا بلکہ فسق و فجور مین زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی؟ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اُس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہون تو یہ کہنا بھی اس کا نرا ایک دعوی ہی ہوگا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت مین ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ مین صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہون تو وہ اپنے اس دعوی مین کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت مین اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہین اگر یہ خواہش صرف اسی لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے +

یاد رکھو کسی نیکی کو بھی اس لئے نہین کرنا چاہئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملیگا کیونکہ اگر محض اس خیال پر نیکی کی جاوے تو وہ ابتغاء لمرضات اللہ نہین ہو سکتی بلکہ اُس ثواب کی خاطر ہوگی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اُسے چھوڑ بیٹھے مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کرین تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے جسدن سے روپیہ نہ ملے اُسی دن سے آنا چھوڑ دے گا +

غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہئے نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالےٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اُس کے کہ اس پر کوئی ثواب ہو یا نہ ہو *

باقی دارد

---

*فٹ نوٹ۔ حضرت حجۃ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے اگر مجھے یہ بھی بتلایا جاوے اور یقین کرایا جاوے کہ اس کام کے کرنے پر سخت سے سخت عذاب کیا جاویگا تب بھی مین اپنی روح مین کوئی لغزش نہین پاتا کہ اس کام کو چھوڑ دون کیونکہ محض عذاب یا ثواب میرے کام کی غرض نہین ہے۔ مجھ کو تو خدا تعالیٰ نے طبعی طور پر ایک جوش فطرت عطا کیا ہے جو اس کے احکام کی تکمیل کیطرف کشان کشان لئے جاتا ہے

(ایڈیٹر)

حالات مقدمات

۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو فجر کی نماز کے بعد حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے بٹالہ کے راہ گورداسپور روانہ ہوئے۔ حضور اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ رتھ میں سوار ہوئے اور دیگر احباب آمدہ از سیالکوٹ و پٹیالہ وغیرہ یکوں پر۔

ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار کی آمدنی قلیل اور سٹاف کے ناکمل ہونے کی وجہ سے ایسے اور نیز ان مواقع پر جبکہ ایڈیٹر بوجہ بیماری یا اشتغال دیگر کاروبار کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمرکابی اور مجلس سے محروم رہتا ہے کوئی معقول انتظام نہیں کر سکتے جس سے ان اوقات کے کلمات طیبات محفوظ ہوا کریں مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی زبانی ہمیں علم ہوا کہ رستہ میں حضرۃ اقدس ؑ نے عظیم الشان مسائل پر تقریریں فرمائیں جس سے بڑے بڑے مسائل حل ہوکر ہیں۔ اپنے ذمہ داری کی اس پہلو کو نہایت کمزور دیکھکر ہم خود دعا کرتے ہیں اور نیز دیگر احباب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کاروبار میں برکت دیوے اور ہم اس نقطہ تک پہونچجاوے کہ جس پر پہونچکر ان تمام کمزوریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔

دوپہر کے وقت بٹالہ سٹیشن سے سوار ہوکر حضرۃ اقدس گورداسپور میں نازل ہوئے دوسرے دن مقدمہ کی پیشی تھی۔ حضرۃ اقدس ؑ نے صبح کو اٹھکر ذیل کا رویا سنایا۔

رویا

میں نے ایک قلم لکھنے کے واسطے اٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پیر (ب) بھیجے ہیں ان میں ایک لگا دو وہ پیر تلاش کئے جارہے ہیں کہ اس اثنائے میں میری آنکھ کھل گئی۔

۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا

شام کے وقت حضرۃ اقدس کو الہام ہوا

خوش و خورم باش

۲۴ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادت موجود نہ تھی اس لئے اس کی تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اور قانونی بحث کرنی چاہی جسکو سنکر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التواء مقدمہ نا منظور ہے۔

اور اس طرح سے

خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳ کی صبح کو اس نے سنا لی لیکن اصل غرض جو اس درخواست سے تھی وہ خدا نے بہر حال پوری کی آئندہ کے لئے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷۔ اکتوبر مقرر ہوئی۔

آپنے ایک ذکر پر فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیش گوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل قلم والی پیش گوئی پوری ہوئی ہے۔

روحانیت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی مذہب چل نہیں سکتا قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پیشتر دنیا کی کیا حالت تھی یاکلون کما یاکل الانعام۔ پھر جب انہی لوگوں نے اسلام قبول کیا تو فرماتا ہے ویبیتون لربہم سجداً و قیاماً۔ جب تک آسمان سے تریاق نہ ملے تو دل درست نہیں رہتا۔ انسان آگے قدم رکھتا ہے مگر وہ پیچھے پڑتا ہے قدسی صفات اور فطرۃ والا انسان ہو تو وہ مذہب چل سکتا ہے اس کے بغیر کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا ہے اور اگر کرتا بھی ہے تو پھر قائم نہیں رہ سکتا

---

۲۴ کی شام کو روانہ ہوکر رات کو حضرۃ اقدس بٹالہ تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا علی الصبح رتھ میں سوار ہوکر آپ قادیان پہونچے۔

۲۶ و ۲۷۔ کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ۲۷۔ کو آپ ... مغرب کی نماز باجماعت میں بوجہ بیماری شریک نہ ہو سکے۔

۲۹- ستمبر ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

شام کے وقت چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرۃ اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ہر ایک آدمی جو بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کی کیا غرض ہونی چاہیئے یاد رکھو کہ اسے صرف دنیا کے لئے نہ کرنا چاہیئے بہت سے آدمی ایسے ہیں اور دیکھے جاتے ہیں کہ وہ بدقسمت ہیں اور ان کا مقصد اس سے صرف دنیاوی اغراض کی تکمیل ہوتی ہے یاد رکھو کہ دنیا چند روزہ ہے تنگی سے یا فراخی سے یہ تو گذر جاتی ہے لیکن آخرۃ کا معاملہ بہت سخت ہے کہ جس کا انقطاع نہیں ہے اگر وہ دنیا سے اسی حالت میں گیا کہ خدا اس سے راضی تھا اور اس کا خوف اس کے دل میں تھا اور ہر ایک گناہ سے جسے خدا نے گناہ کہکر پکارا ہے وہ بچایا گیا تو پھر خدا کا فضل اس کے شامل حال ہوگا اور اگر یہ بات نہیں اور اس نے لاپرواہی کی زندگی بسر کی ہے تو اس کا انجام خطرناک ہوگا۔

بیعت سے انسان کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو توبہ نصیب ہوتی ہے جیسے کہ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر کی ہے خدا کا وعدہ ہے کہ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کہ وہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور ان کو جو پاک ہونا چاہتے ہیں کہ گناہ کی کشش ان سے دور ہو جاوے۔ پھر آنحضرۃ صلعم فرماتے ہیں کہ توبہ کے وقت سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور افراط اور تفریط سب کچھ معاف ہوکر پھر خدا تعالےٰ سے از سر نو صلح ہوتی ہے اور ایک نیا حساب کتاب اس بندہ کا خدا سے پڑتا ہے۔ پس اگر وہ دانا اور سمجھدار آدمی ہے اور اس کی نیت ٹھیک ہے تو اسے چاہیئے کہ نیا حساب خدا کے ساتھ نہ ڈالے اور دوبارہ گناہ سے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرے۔

توبہ سے پیشتر انسان پر کئی زمانہ عمر کے گذرتے ہیں مثلاً ایک جوانی کا کہ اس میں کسل ہوتا ہے۔ غفلت ہوتی ہے پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے اسمیں دغا اور فریب کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسیطرح ہر ایک عمر کے تقاضائے کے موافق گناہ بھی اس کے الگ ہوتے ہیں یہ اس کا فضل ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے پھر اس سے صلح کر سکتا ہے جب ایک جرم انسان پر ثابت ہو جاوے تو وہ قابل سزا ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من یأت ربہ مجرماً فان لہ جہنم پس جب ایک جرم کا یہ حال ہے تو جو صدہا جرم لیکر جاویگا اس کا کیا حال ہوگا لیکن اگر ایک شخص عدالت میں جاوے اور ثبوت پہونچکر فرد قرارداد جرم بھی اس پر لگ جاوے اور پھر حاکم اسے بخشندے تو اس کا کس قدر احسان ہے پس اس لئے تم کو چاہیئے کہ ہر ایک گناہ کو خواہ وہ مجموعی ہو خواہ تفصیل رکھو البیانہ ہو جیسے بہت سی زہریں ملکر انسان کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر ڈالتی ہیں ویسے ہی گناہ تم کو ہلاک کر دیتے ہیں تو

علم مفید

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی المصطفے محمد والہ واصحابہ اجمعین + اما بعد جاننا چاہیئے کہ ایک شخص خواجہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس اللہ سرہ کے شاگردون سے تہا اور مدت تک آپکی خدمت مین علم پڑہتا رہا اور جس نے عموماً ہر ایک علم سے فائدہ بھی حاصل کیا تہا ایک دفعہ اسنے دل مین سوچا کہ مین نے برسون رنج اوٹہایا اور بہت سا علم ہر طرح کا حاصل کیا - اب مجھکو کیا معلوم ہے کہ ان علمون مین سے کونسا علم میرے لئے مفید ہے اور گور مین میرا معین و مددگار اور میرا مونس ہوگا اور ان تحصیل کردہ علوم مین سے کونسا علم ہے کہ جسکو مین ترک کردون اور اس سے الگ رہون - کیا وجہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالی سے پناہ مانگی ہے اور فرمایا ہے کہ (اعوذ بک من علم لا ینفع) یعنی مین بے نفع علم سے تیری پناہ چاہتا ہون پس وہ شاگرد چند روز تک یہ سوچتا رہا اور آخر اس مشکل کے لئے فتوی لینے کے طور پر امام رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لکہا اور کچہہ اور مسئلے بھی لکھے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی جامع نصیحت کیجئے اور کوئی دعا ایسی بتلائے کہ ہمیشہ پڑہا کرون اور یہ بھی لکہا کہ اگرچہ آپنے مسائل کے جواب مین بہت سی کتابین - احیاء کیمیا و جواہر القرآن اور اربعین اور منہاج اور بہت سے رسالے تصنیف فرمائے ہین مگر مین ناچیز چاہتا ہون کہ ایک تحفہ کا تذکرہ ہو اور جسے ہمیشہ پڑہا کرون اس پر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب لکہا اُسے ہم تزکیہ نفس کی خاطر یہ ناظرین کرنا مناسب خیال کرتے ہین جو اصحاب ہماری اس خدمت سے بہرہ ور ہون اُن سے التماس ہے کہ وہ میری حقمین بھی اس اپیل در آمد کے لئے دعا فرما دین +

(محمد افضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے فرزند عزیز اور اے دوست مخلص خدا تیری بقا کو اپنی اطاعت مین دراز کرے اور تیرے ساتھہ کا کرے جیسے دوستون سے جیسا سلوک کرے تو معلوم کر کہ فرمان نصیحتون کا حضرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے لکہا جاتا ہے اور جو نصیحت اُس جناب سے نہین ہوئی اس کا چندان فائدہ نہ ہوگا اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے نصیحت نامے لوگون کے لئے لکھے ان نصیحت نامون مین سے اگر کچہہ تجکو بھی پہنچ گیا ہے پہر تجھکو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے اور اگر ان مین سے کچہہ تجھکو نہین پہونچا تو مجھے بتلا کہ اتنے سال کی پڑھائی تمہاری کس کام کی ہے - اے لڑکے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نصیحتون مین سے جو آنحضرۃ صلعم نے اہل جہان کے لئے فرمائی ہین ایک تو یہ ہے علامۃ اعراض اللہ تعالے عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ - یعنی علامت خدا تعالے کے غافل ہونے کی بندہ سے ان کا بے معنی کامون مین مشغول ہوجاتا ہے اور ان امرء ذہبت ساعۃ من عمرہ فی غیر ما خلق لہ لجری بان یطول علیہ حسرتہ یعنی اگر کسی کی عمر کی ایک گھڑی ایسے کام مین چلی جاوے جو وہ اُس کام کے لئے پیدا نہین ہوا تو سمجھو کہ اس کے لئے مقدر ہے کہ اس کی حسرت بڑہائی جاوے اور من جاوز الاربعین ولم یغلب خیرہ شرہ فلیتجھز الی النار - اور جسکی عمر چالیس سال گذر چکی اور اس کی نیکی بدی پر غالب نہین ہوئی پس چاہیے کہ وہ آگ کے لئے طیار ہو جائے +

سب لوگون کو یہی نصیحت کافی ہے اور اے فرزند نصیحت کرنی تو آسان ہے لیکن دشواری اس کی قبول مین ہے کیا وجہ کہ نصیحت کا ذائقہ خواہش کے پجاریون کے حلق مین تلخ معلوم ہوتا ہے اور نواہی ان کی محبوب ہین خصوصاً اس کے لئے کہ جو لڑکون کی طرح رسمی علم کا طلبگار اور دنیاوی ہنرون اور فضیلت کے حصول مین مشغول ہے کیونکہ طالب علم سمجہتا ہے کہ **مجرد** علم ہی میرا دستگیر اور وسیلہ ہوگا اور نجات اور خلاصی صرف علم کے حصول مین ہے اور یہی کافی ہے اور وہ عمل سے بے پرواہ ہے اور اس کو عمل کی حاجت ہی نہین - اور یہ اعتقاد بد فلسفیون کا مذہب ہے سبحان اللہ وہ اتنا نہین جانتا کہ جب علم حاصل کر لیا اور اس پر عمل نکیا تو اس پر تو حجت قائم ہوگئی اور اس کو خبر نہین کہ حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہین - کہ اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جسکو خدا نے اس کے نفع علم سے محروم رکھا اور بزرگون کی حکایت مین ہے کہ ایک بزرگ نے جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکہا اور کہا اے ابو القاسم کیا حال ہے +

انہون نے جواب دیا کہ طاحت العبارات وفنیت الاشارات مانفعنا الا رکیعات رکعناہا فی جوف اللیل یعنی ہلاک ہو چکین باتین ہماری اور اشارات فنا ہوگئے بجز چند رکعات کے جو ہم نے رات کے اندر ادا کین اور کچہہ فائدہ نہ دیا - اے بیٹا اعمال سے مفلس اور احوال سے خالی اور بے معنی نہ ہونا اور خوب جان لے کہ مجرد علم تیری دستگیری نہ کریگا تجکو یہ مثل معلوم ہو کہ اگر کوئی کسی جنگل مین جاتا ہو - اور ہندی تلوار ہاتہہ مین ہو اور دوسرے ہتھیار بھی ہون اور وہ خود بھی لائق ہتھیارون کے اور لڑائی کرنیوالا ہو اور اچانک کوئی شیر اس کی طرف آتا نظر آوے تو تیری دانست مین کیا یہ سب ہتھیار بغیر استعمال کے اس شیر کے حملہ کو اس سے دفع کر سکتے ہین تو خوب جانتا ہے کہ نہین کر سکتے اسیطرح بعینہ سمجھ لے کہ اگر کوئی شخص چند ہزار علمی مسئلہ پڑھ لے اور جانتا ہو مگر عمل ان پر نکرے تو اس دانائی سے اس کو فائدہ نہ ہوگا دوسری مثال یہ کہ کوئی بیمار ہوا اور وہ بیماری صفراوی حرارۃ سے ہوا اور اُسے معلوم بھی ہو کہ علاج اس مرض کا سکنجبین اور سکنجبین ہے مگر وہ دوا نہ کھاوے تو کیا مطلق علم اس کی بیماری کو دور کردیگا - تو جانتا ہے کہ ہرگز نہین ؎

گر دو تو ہزار رطل بہ پیمائی
تا مے نخوری نباشدت شیدائی

یعنی اگر تو سیرون شراب تول کر رکھے مگر جب تک تو پیئے گا نہین تجھ مین شیدائیت یعنی بیخودی پیدا نہ ہوگی اگر تو سو برس تک بھی علم پڑھا کرے اور ہزار جلد کتاب کی الٹا دے پلٹا دے اور اس پر عمل نکرے ہوا اور اعمال صالحہ سے اپنے تئین مستعد اور خدا تعالے کی رحمت کے قابل نہ بنا دے - تو خدا کی رحمت تجھکو نہین پہونچیگی قرآن شریف سے سن لے لیس للانسان الا ما سعی - اے بیٹا مین جانتا ہون کہ تو نے پڑہا ہوگا کہ یہ آیت منسوخ ہے مگر ان دوسری آیات کے بارے مین تجھکو کیا کلام ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً جزاء بما کانوا یعملون ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت کانت لہم جنت الفردوس نزلا - الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً - یعنی ہان جو بجائے بدی کے نیکی کرے اور ایمان لاوے اور پہر اچھے کام کرتا رہے اور ان حدیثون کے حقمین تو کیا کہتا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصوم وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا - یعنی اسلام کے بنا پانچ ہین اول تو گواہی دینی کہ نہین معبود سوائے خدا کے کوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہین اور نماز کا قائم کرنا - اور زکوۃ کا دینا اور روزہ رمضان کے - اور حج خانہ کعبہ کا جو کوئی اس کی طرف جا سکے الایمان قول باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان - یعنی ایمان زبان سے کہنا ہے اور دل سے تصدیق کرنا اور عمل اُس کے ارکان پر کرنا اور اس کے دلائل شمار سے زیادہ ہین - اور اگر تیرے دل مین یہ وسوسہ گذرتا ہو کہ مین یہ کہتا ہون

۱ ہر انسان کو اس کی سعی و کوشش کے موافق اجر ملیگا ۲ جو شخص اپنے خدا کی ملاقات کی آس رکھتا ہے پس اسکو چاہیئے کہ کام اچھے کرے - ۳ یہ بدلے کے طور پر ہے جو وہ کیا کرتے تھے ۴ - جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے

کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین پہونچے گا نہ کہ خداتعالی کے فضل ورحمت سے پس تو سمجھ کر ابھی بات نہ تونے نہین سمجھی ۔ جان لے کہ مین یہ نہین کہتا بلکہ یہ کہتا ہون کہ بندہ خدا کے فضل ورحمت سے بہشت مین پہونچتا ہے لیکن جب تک بندگی اور تابعداری سے اپنے آپ کو مستعد اور قابل رحمت کے نہ بناوے بہشت اس کو نہین حاصل ہوتی مین ... یہی نہین کہتا بلکہ خداتعالی فرماتا ہے کہ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔ یعنی خدا کی رحمت نیکوکارون سے نزدیک ہے اور جبکہ اس مین رحمت نہ پہونچی بہشت مین کب پہونچے گا ۔ اور اگر کوئی یون کہے کہ صرف ایمان سے بہشت مین پہونچ جاتے ہین مین یہ بھی کہتا ہون کہ پہونچتا ہے مگر یونہی تو نہین پہونچتا وہان پہونچنے تک بہت سی گھاٹیان اور منزلین درپیش ہین ؛ (باقی دارد)

سوانح عمریان

جب ہم نے ماہوار رسالہ کے اجرا کا اشتہار دیا تھا تو اس مین ایک مضمون ہم نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ جسقدر اصحاب آج تک حضرۃ اقدس کی بیعت مین شامل ہوئے ہین یا آئندہ ہون ۔ چونکہ ہر ایک کی بیعت ایک خاص حصہ مذہبی تاریخ کا اپنے ساتھ رکھتی ہے اور کوئی فراست سے ۔ کوئی خواب سے ۔ کوئی کشف سے ۔ کوئی الہام سے ۔ کوئی مخالفون کی مخالفت سے ۔ کوئی ربانی القا سے ۔ غرضیکہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کی تحریکات اور اسباب کو لکھکر روانہ کرے تو وہ درج رسالہ کر دئے جاوین لیکن چونکہ رسالہ کے اجرا کی تجویز سردست ملتوی ہو گئی اس لئے اب اگر وہ حالات لکھکر دفتر البدر مین ارسال کر دئے جاوین تو آہستہ آہستہ بذریعہ اخبار شائع کر دئے جاوین ؛

ہمارا خیال ہے کہ ان حالات کے ضبط ہو جانے سے ایک عظیم الشان نظارہ قدرت آنکھون کے سامنے آتا ہے اور اسکا اثر دوسرے لوگون پر جو کہ ابھی مذبذب ہین پڑتا ہے اور ایک دوسرے بھائی کے حالات پڑھکر مومنین کی زیادتی ایمان ہوتی ہے اس لئے احباب احمدیہ سے ہماری التماس ہے کہ وہ اپنے اپنی بیعت کے حالات لکھکر روانہ کرین لیکن لکھنے مین اس امر کا خیال رہے کہ حاشیہ اور بین السطور بہت کھلا کھلا رہے تا کہ اصلاح مضمون کے لئے کاغذ مین بہ شرط ضرورت گنجائش مل سکے ؛

(ایڈیٹر)

خوش رہنے کا نسخہ

مخدومنا ومولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب اکثر بار ذکر کیا کرتے ہین کہ مین نے ایک بزرگ سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتلاوین جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے اس وقت آپکے پاس امرا کا بھی ایک بڑا مجمع تھا اور بذات خود بھی وہ ایک بڑے امیر آدمی تھے آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ مختصر کلام کرتے فرمانے لگے کہ خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ خدا بنے اور نہ رسول بنے ۔ اس کلام کا مطلب مجھکو سمجھ نہ آیا ۔ مین نے عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ تم لوگ خدا کسے کہتے ہو ۔ جواب دیا کہ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ آپنے فرمایا کہ خدا بننے کے یہی معنی ہین کہ انسان اس بات پر درد کرے کہ میرا چاہا کیون نہ ہوا حالانکہ یہ خاصہ خدا کا ہے ۔ ؎

چاہا ہم نے مگر نہ چاہا تو نے
چاہا تیرا ہوا مگر ہمارا نہ ہوا

پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ کرے کہ جب اس کے ارادہ مین اسے ناکامی ہو تو نفس کو ملامت کرے اور سمجھائے کہ تو خدا تو نہین ہے کہ تیرا چاہا ہو جاتا اس خیال سے رنج اور جلن دور ہو جاویگی ؛

دوسری بات یہ کہ رسول نہ بنے ۔ رسول وہ ہوتے ہین کہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہین اور خلقت کو خدا کا فرمان منواتے ہین جو نہ مانے اس کے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہین اور ان کی نافرمانی سے لوگون پر عذاب آتا ہے ۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو یون سمجھاؤ کہ تو کوئی رسول تو نہین کہ تیری بات آیت اور حدیث ہو اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہین ہے کوئی نہین مانتا تو نہ مانے ؛

حکیم صاحب فرماتے ہین کہ مین اس پر ہمیشہ عمل درآمد کرتا ہون اور اسی لئے مین ہمیشہ خوش رہتا ہون ؛

طاعون

چونکہ طاعون کا دورہ پھر شروع ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر یہ پھوٹ پڑا ہے اس لئے خاص وعام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالتون مین تبدیلی کرین ہر ایک قسم کے گناہ اور فسق وفجور سے پرہیز کرین خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لاوین اور کم از کم یہ کہ زبان درازیون شوخیون چالاکیون سے باز رہین اور دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو نمازون مین اور دیگر اوقات مین ورد کرین اور ہر ایک احمدی بھائی کو چاہئے کہ اپنے تمام بھائیون اور ان کے اہل وعیال کے لئے جہان کہین وہ ہون دعا کرتا رہے کہ خداتعالے اس مرض سے ان کو محفوظ رکھے ۔ اور کشتی نوح مین جو حضرۃ اقدس علیہ السلام کی تعلیم ہے اُسے ہر ہفتہ مین ایکبار خود بھی پڑہین اور اپنے گھر والون کو بھی سناتے رہین اور ہمین بھی دعائے خیر سے یاد کرتے رہین ؛

براہین احمدیہ

جس نمونہ کا ہم نے گذشتہ اشتہار مین نوٹس دیا تھا وہ خدا کے فضل سے اس نمبر کے ہمراہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے عام طور پر آجکل مشتہرین کتب نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے کہ خریدار پیدا کرنے کے واسطے دلربا مضمون اشتہار کا اور نمونہ بڑی محنت اور سرگرمی سے بہت عمدہ چھاپکر پیش کرتے ہین لیکن جب کتاب چھپکر ناظرین کے پاس روانہ کی جاتی ہے تو وہ بالکل نمونہ کے مطابق نہین ہوتی ۔ مگر ہم اپنے اللہ تعالے پر بھروسا کر کے جسکی رضا کی خاطر ہم نے اس کتاب کو چھاپنا چاہا ہے وعدہ کرتے ہین کہ اصل کتاب اس نمونہ سے بھی بہتر بڑھ چڑھکر ہو گی ۔ جدول کی بجائے جو سیل اس مین دی گئی ہے وہ ہماری منشاء کے مطابق نہین ہے مگر اصل کتاب مین خط اور چھپائی پر جدول انشاء اللہ سونے پر سہاگہ معلوم ہوگا بعض احباب کے نزدیک صرف کاغذ کے فرق سے اعلی کاغذ کی براہین کی عہ روپیہ قیمت بہت زیادہ معلوم ہو گی لیکن ان کو ابھی معلوم نہین ہے کہ اس مین ہم نے اور کیا خوبی رکھی ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ کاغذ کی نفاست کے اس کی روشنائی ایک نہایت خوش نما رنگ کی ہوگی اور جب وہ چھپے گی تو انشاء اللہ اس کے خریدار خود شہادۃ دین گے کہ دس روپیہ تو صرف اس کی جلد اول کی قیمت ہے ۔ چونکہ حضرۃ اقدس کی کل متبرک تصانیف کو اس حسن انتظام سے چھاپکر قوم کے ہاتھ مین دینا ایک کثیر سرمایہ اور اعلی سے اعلی سٹاف کو چاہتا ہے اس لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے چند ذی مقدرت احباب کی ایک کمپنی ہو جو کہ روپیہ سے امداد کرین سردست اس کمپنی کے قواعد اور منافع کی تقسیم وغیرہ پیش

عالم اخبار

ولادت ہمارے مخدوم اور مکرم جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب رضہ کے ہاں آپکی زوجہ ثانی کے بطن سے ایک فرزند مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوا جسکا نام حضرت اقدس علیہ السلام نے عبدالقیوم رکھا ہے خدا تعالےٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور رضامندی کی راہون مین دراز کرے +

چاند گرہن ۶- اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ۷ بجکر ۲ منٹ شام سے شروع ہوکر ۱۰ بجکر ۵ منٹ تک

کشمیر مین ۱۳ روز تک پھر بارش ہوتی رہی اسلام آباد مین ۲۰ فٹ پانی چڑھ گیا ہے خدا خیر کرے +

اہالیان سمالی لینڈ کی نسبت ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہی کہ وہ دس بارہ روز تک بلا پانی پینے کے گزار سکتے ہین +

گرمی کی شدت کسی قدر کم ہو جانے کے ساتھہ ہی طاعون پھر چمک اٹھی ہے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعونی اموات کی تعداد ہفتہ ماسبق کی نسبت قریباً دگنی یعنی ہفتہ ماسبق کی (۸۴۷۷) اموات کے مقابلہ مین ۱۳۰۸۹ موتین طاعون سے ہوئین - صوبہ پنجاب مین بھی طاعون ترقی پر ہے ۵۶ موتین بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۲۸ موتون کے ہوئین سب سے زیادہ اموات راولپنڈی مین ہوئین جہان طاعون کا بہت زور سنا جاتا ہے +

(پیسہ)

شاہ ایران اور ان کی اپنی رعایا کے درمیان سخت نفاق

پردہ کی ضرورت انگلستان کے نامور شاعر مسٹر بران جو کیمبرج مین لارڈ کرزن کے استاد رہ چکے ہین - اپنے معزز شاگرد کی دعوت پر دربار دہلی مین شریک ہوئے تھے - وطن واپس جاکر انہون نے اپنا سفرنامہ لکہا ہی - جو شاعرانہ خیالات سے پر ہے اس مین ایک جگہ پردہ کے متعلق فرماتے ہین کہ دوسیاحت ہند کے دوران مین رسم پردہ کو دیکھکر میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اگر انگلستان مین بھی عورتین پردہ کرتین تو کیا اچھا ہوتا - ممکن ہی پردہ رفتہ رفتہ ہندوستان سے اٹھ جائے مگر جب تک مردون کو سیکہنا ہے کہ ان کو عورتون کا اعزاز کس طرح کرنا چاہئے - اس وقت تک مین چاہتا ہون کہ ہندوستان مین پردیکا رواج رہے +

سلام کا جھگڑا رنگون مین مدرسین اور طلباء کے باہم سلام کا جھگڑا درپیش ہے حکام تعلیم نے سلام کرنے کے متعلق کچھہ نئی ہدایتین لڑکون کے نام جاری کی ہین - لڑکون نے وہ ہدایات نہین مانین ماسٹر صاحبان اصرار کرتے ہین جسپر خوب جھگڑا اچل رہا ہے یسکول بند ہین معلم صاحبان کی غصہ کے مارے بھوین تنی جاتی ہین - لڑکے بازارون مین استادون پر تالیان بجاتے ہین اور چند شوخ مزاجون نے تو سکول کی دیوارون پر جا بجا اس مطلب کے نوٹس چسپان کردئے ہین کہ یہ مکان کرایہ کے لئے خالی ہے - جن کے زیر دستی اتار ڈالنے کا حکم پولیس کو دیا گیا - سارے قضیہ کی بنا یہ ہے کہ حکام تعلیم زور دیتے ہین کہ طالب علم قدیم برہمی رسم کے مطابق ادب ولون کو نیچے لٹکا کر یا ہاتھہ کی ہتھیلیان اوپر نیچے رکھہ کر سلام کرین لیکن نوعمر لڑکے اور ان کے والدین نہین مانتے وہ کہتے ہین کہ ایسا مودبانہ سلام صرف مذہبی رہنماؤن کے لئے مخصوص کیا گیا ہے نہ کہ ان سے کم درجے کے اشخاص کے لئے - غرض آزادی کی ہوا اب ہندوستان مین ہر جگہ پھیر گئی ہے - علی الخصوص رنگون مین بھی - اب لڑکون کے والدین جلسہ کرکے اس امر کا فیصلہ کرنے والے ہین کہ سلام کے مسئلہ کا فیصلہ کس طرح کیا جائے +

مسلمان شوہر اور عیسائی بیوی حال ہی مین ایک خاص طرز کا مقدمہ عدالت مدراس مین پیش ہوکر فیصل ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہی کہ مسٹر جیمس ہولٹ نے جو ایک فوجی پنشن یافتہ سپاہی ہی - اسلام قبول کیا جسپر اس کی بیوی مسز اینی ہولٹ نے اس کے ساتھہ رہنے سے انکار کیا - اور عدالت مین نان نفقہ کی چارہ جوئی کی مقدمہ کے تمام پہلوؤن پر غور کرنے کے بعد مسٹر ای کلارک نے مفصلہ ذیل فیصلہ صادر کیا ہے "مین خیال نہین کرتا کہ ایک بیوی کا فرائض شادی سے انکار کرنے کا حق اس سے بہتر ہوسکتا ہے کہ جو قانون طلاق مین مہیا کیا گیا ہے - قانون ہذا مین جہان طلاق کی اجازت اس صورت مین دی گئی ہی کہ شوہر مذہب عیسوی چھوڑ کر نئی بیوی کرلے وہان یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر کی گئی ہے - کہ طلاق زنا - بیرحمی اور روپوشی کے بغیر اور کسی صورت مین روا نہین ہوسکتی - گو قانون کے رو سے یہ بات عیان ہے کہ تبدیل مذہب اور نئی شادی طلاق کے لئے کافی وجوہات ہین - مگر صرف تبدیل مذہب یا اس کے ساتھہ دیگر امور کا واقع ہونا طلاق کی ضرورت ثابت نہین کرتا - مین اس قانونی بحث سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ واضع قوانین کا علانیہ غالباً یہ تھی کہ شوہر کے صرف مذہب تبدیل کرنے پر اس کی بیوی کو اس سے علیحدہ ہونیکا حق حاصل نہ ہوجائے اس مقدمہ مین یہ فیصلہ دینا کہ مسٹر ہولٹ اپنی بیوی کو گزارہ دے دوسرے لفظون مین معنی رکھتا ہے کہ مسز ہولٹ کو طلاق مل گئی لیکن مین خیال نہین کرتا کہ قانون طلاق کی رو سے مجسٹریٹون کو ایسے اعلیٰ اختیارات ہون - پس ان تمام امور پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہولٹ کا مذہب تبدیل کرنا نہ تو مجرمانہ فعل ہے نہ بعید از اخلاق - نہ یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مسٹر ہولٹ کے تبدیل مذہب سے اس کی بیوی کی شہرت چال چلن یا موجودہ حالت کو کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے - بیشک مسز ہولٹ کو اندیشہ ہے کہ ناگوار نتائج ظہور پذیر ہونگے لیکن یہ صرف خیالی باتین ہین ایک خیالی بات یہ بھی ہے کہ شاید مسز ہولٹ کو پردہ نشین ہونے یا مشرقی لباس پہننے پر مجبور کیا جائیگا لیکن اس کا شوہر ان تمام باتون سے انکار کرتا ہے اور اس کا بیان ہے کہ وہ اپنی بیوی کیسر ہرگز ایسا سلوک نہین کریگا بلکہ اسے ایسا لباس جیسا وہ چاہے گی پہننے کی اجازت دیگا اور اسے اپنی پسندیدہ عبادتگاہ مین جانے کا اختیار ہوگا غرضیکہ تمام معاملات مین اسے وہی آزادی دی جائیگی جو آج تک اسے حاصل رہی"

گوندل علاقہ کاٹھیاواڑ مین اہل اسلام کی آبادی بہ نسبت ہندؤن کے بہت زیادہ ہے - اول وہان گاؤکشی کی ممانعت تھی - بیس پچیس برس کا عرصہ گذرا کہ جب وہان کے رئیس نابالغ تھے تو بمبئی گورنمنٹ کے ہاتھ مین وہان کا انتظام تھا اور اس وقت اہل اسلام کو گاؤکشی کی اجازت دیگئی تھی - لیکن اب جبکہ رئیس صاحب نے عنان حکومت ہاتھ مین لیلی ہوئی ہی تو پھر گاؤکشی کو بند کردیا ہے جس سے وہان کی مسلمان رعایا کو سخت تکلیف ہے بمبئی گورنمنٹ نے ان کی فریاد پر توجہ نہ کی اس لئے اب انہون نے وائسرائے کے پاس اپیل کی ہے +

بمبئی مین ایک پارسی ہیڈ ماسٹر نے اسبات پر خودکشی کی کہ اس سے دو ماہ پیشتر اس کی لڑکی خودکشی کرچکی تھی اور اس لڑکی سے اس کی بڑی محبت تھی - جو لوگ خدا کو چھوڑ کر فانی اشیاء سے دل لگاتے ہین ان کے نتائج ایسے ہی ہونے چاہئیں +

فوٹو - حضرۃ اقدس کے کھڑے قد کی تصویر بقیمت ۸ہ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +
اسم اعظم یعنی الہامی دعا قیمت ۔ر علاوہ محصولڈاک

حج کی فلاسفی

ایک دفعہ درس قرآن شریف مین جناب محمد عجب خان صاحب تحصیلدار ایبٹ آباد کے اس سوال پر کہ حج کی فلاسفی اور فائدہ کیا ہے ہمارے مخدوم مولانا حکیم نورالدین صاحب نے جو تقریر حج کی فلاسفی پر کی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے تاکہ ہر ایک مومن حسب استطاعت اس سے مستفید ہو سکے +

فہم اور فراست کے لئے اللہ تعالے نے جو اسباب دئے ہین وہ تین قسم کے ہین +

(۱) وہ جنکو عام نگاہ سمجھ سکتی ہے

(۲) وہ جو فلاسفرون بادشاہون اور مدبرون کی سمجھ مین آتے ہین +

(۳) دوسری قسم کی مخلوق سے جو بالاتر مخلوق انبیا اولیاء و رسل وغیرہ کی سمجھ مین آتے ہین لیکن پھر آگے ان کے مدارج بھی مختلف ہین

میرا ابھی ابتدائی سن اور طالب علمی کا زمانہ تہا کہ حج مجھپر فرض ہوا اور مین نے اس وقت دو حج کئے۔ میری طبیعت اس وقت بھی بہت آزاد۔ حریت پسند اور دلائل کی محتاج تھی اس عمر اور طالب علمی کے زمانہ مین کچھ محرکات میرے حج کرنے کے تھے پھر وسط عمر مین وہ اور بڑھ گئے اور اب اس وقت میری معرفت ضرورت حج کے بارے مین خدا تعالے نے اپنے فضل سے بہت زیادہ کردی ہے مین اس وقت اپنے اول محرکات کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بھی میری طبیعت نے یہ امر میرے دل مین جمادیا تھا کہ **اسلام** ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام خوبیون کا جامع مذہب ہے اور تمام غیر مذاہب کا مہیمن ہے اس وقت جو میری سوسائیٹی ہم عمرون اور طالب علمون کی تھی جب کبھی قرآن یا اسلام کی چلتی تو مین خدا کے فضل سے قرآن کے ذریعہ ہی ان سب پر غالب آتا۔ میرے اس وقت کا قرآن ابتک میرے پاس موجود ہے اور اُس وقت جو جو میری تحقیقات اور خیالات تھے ان کے مطابق تمام حواشی چڑھے ہوئے ہین اس کے مطالعہ سے میرے خیالات کے تدریجا عروج کا پتہ مل سکتا ہے۔ اس وقت......

...... ہی یہ بات بخوبی میرے دل مین بیٹھ گئی ہوئی تھی کہ ایسا کوئی بھی مذہب نہین ہے کہ اگر اسمین کوئی خوبی ہو تو وہ خوبی اسلام مین نہ ہو اور اسلام کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ اس کے فرقہ اہل سنت الجماعت مین نہ ہو اور فرقہ اہل سنت والجماعت کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ حضرة شاہ ولی اللہ صاحب اور شیخ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ابن قیم کے طریق مین نہ ہو۔ گویا مین ایک طرح سے اس وقت شاہ ولی اللہ صاحب کا مقلد تہا یا شیخ ابن تیمیہ و ابن قیم کا اس وقت کے تصنیفون یا یون کہو کہ اسلام کے فلاسفرون سے مجھے محبت تھی اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ شاہ صاحب کی تصنیف جو کہ اس وقت ملتی نہ تھی میرے ساتھ رہتی تھی اس کے مطالعہ سے میرا مذکورہ بالا یقین خوب پختہ ہو گیا ہوا تہا اور میرا مذہب مذہب تہا جو کہ تصوف۔ فقہ حدیث اور فلسفیت کو جمع کرتا ہے +

اس وقت ہر مذہب اور ملت کے طالب علم کیساتھ میرا التعارف تہا جبکہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ نیازمندی کے کتنے اقسام ہین۔ غور کے بعد اس کی دو قسمین میری سمجھ مین آگئین +

ایک — خادمانہ نیازمندی

دوسری — عاشقانہ نیازمندی

خادمانہ نیازمندی کا یہ رنگ ہے جو کہ ہم ہر روز سرکاری دربارون اور حکام کی پیشیون مین دیکھتے ہین کہ اپنے آقا کے کہنے کے مطابق خادمون کی ایک خاص وردی ہوتی ہے وہ پہن کر وقت مقررہ پر حاضر ہوتے ہین اور ہمیشہ صاف اور ستھرے رہتے ہین کہ آقا ناراض نہ ہو۔ اور مجرا۔ سلام۔ نشست برخاست دربار کے...... وقت کے خاص آداب ہوتے ہین جو کہ وہ بجالاتے ہین اور خاص خاص خدام کو نذر بھی گذرانی جاتی ہے یہ حالت اپنے بندون کی خادمانہ نیازمندی کی خدا تعالے نے زکوٰۃ اور نماز مین رکھی ہے کہ اس مین روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور وقت کی پابندی کے لحاظ سے آداب الہی کو مدنظر رکھکر تمام ارکان بجالائے جاتے ہین۔ لیکن۔

عاشقانہ نیازمندی کا طریق اور ہے کہ کسی محبوب کی دھت مین نہ کھانے کی فکر نہ پینے کی۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہین کسی سج دھج بناؤ سنگار کا خیال نہین ہے شہوانی قوائے پردہ موت ہے کہ بیوی کا خیال تک نہین آتا۔ کبھی جو پتہ لگ جاتا ہے کہ محبوب وہان فلان کوچہ مین ہے تو یہ بھی دوڑ کر وہان پہونچتا ہے۔ نہ سر کی خبر ہے کہ پگڑی ہے کہ نہین اور نہ پاؤن کی کہ جوتہ ہے کہ نہین اور اس کوچہ مین چکر پر چکر دیتا ہے کہ کسی طرح اس کی جھلک نظر آجاوے اگر سارا چہرہ نہین تو کوئی حصہ ہی سہی۔ کلام ہی سہی اور اگر اس مین کوئی حارج ہو تو کچھ پتھر اسے بھی رسید کر دیتا ہے اور اگر اس کے وہم مین بھی یہ بات آجاوے کہ محبوب نے بلایا ہے تو حاضر ہون حاضر ہون کہتا ہوا دوڑتا ہے جو لوگ عاشق مزاج رہ چکے ہین یا اگر نہین تو محبانہ مضامین کی کتب تو دیکھی ہونگی جنمین عاشقون کی اس حالت کا بیان ہوتا ہے وہ خوب جانتے ہین کہ عاشقون پر ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے اور اسی محبانہ نیازمندی کی ادا کو اللہ نے اپنے بندون کے واسطے روزہ اور حج مین رکھا ہے دیکھو مکہ مین خدا کا ملہم ہوا۔ دیدار ہوا اور یقینا ہوا وہان اللہ تعالے نے۔ بچون عورتون اور بڈہون پر فضل کئے اس لئے یہ انسانی خاصہ ہے کہ جب دیکھتا ہے کہ فلان مقام پر فلان فلان فضل ہوا تو اس کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہان کچھ نہ کچھ ضرور ہے وہ کونسا بچہ اور کونسی عورت اور کونسا بوڑھا تہا جسے خدا مکہ معظمہ مین نظر آیا وہ بوڑہا تو ابراہیم علیہ السلام تہا۔ اور عورت بی بی ہاجرہ تہین اور وہ بچہ اسمٰعیل تہا اور وہ حقیقی جوان محمد صلعم رسول اللہ سید الاولین والآخرین تہے ان سب کو خدا ملا ہے اور ان سب کے ساتھ کلام بھی کیا ہے جس کثرت اور جمعیت سے خدا نمائی مکہ مین ہوئی ہے کوئی اور مقام متحدہ ہستی پر نہین کہ اس جمعیت کے ساتھ خدا نمائی کا دعوی کرے۔ مکہ مین رویت الہی خوب ثابت ہے اس لئے ایک سلیم الفطرت انسان جب امید باندہکر نیازمندی اور خواہش سے وہان جاتا ہے تو رحیم اور کریم خدا کب چاہتا ہے کہ اُسے محروم رکھے +

عاشقانہ نیازمندی کے آداب کے برخلاف یہ بات ہے کہ پردہ کیا جاوے۔ کیونکہ اس سے عشق پر حرف آتا ہے اس لئے وہان عورتون کو پردہ کا حکم نہین ہے۔ ان دنون مین مین نے ہیر اور رانجھا کا قصہ پڑھا تو وہان اسی عاشقانہ نیازمندی کی ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ہیر جب رانجھا کے واسطے روٹیان لیکر جارہی تھی تو قاضی صاحب نماز پڑھ رہے تھے اس نے نہ دیکھا سامنے سے گذر گئی۔ جب قاضی نماز سے فارغ ہوکر اس پر ناراض ہوا تو اس نے جواب دیا کہ اے قاضی مین تو رانجھے کی طرف جارہی تھی اور اس کے عشق مین مجھے نظر تک نہ آیا کہ تو نماز پڑھ رہا ہے کہ نہین مگر تعجب ہے کہ تیری کیسی نماز تھی کہ تو نے مجھے دیکھ لیا

غرضیکہ حج کی صورت ایسی ہی ہے جیسی کہ اوپر بیان ہوئی اس مین انسان اسی کوچہ مین چکر کھاتا ہے جہان ابراہیم ؑ نے چکر کھائے اور اللہ تعالے سے کلام کی غور کرو اس آیت پر واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل الخ پھر مین نے اندازہ کیا ہے کہ اگر پتھرون کی عمارت ہو تو انسان زیادہ سے زیادہ سات آدمی تک کھڑے ہوکر آسانی سے بنا سکتا ہے اور اُسے گو وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہین ہوتی اور چونکہ کوئی اور تعین اور مقام کی تخصیص اور تعیین نہین کرتا جس اور جس جگہ کھڑے ہوکر ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل نے دعا کین

مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون باپ بیٹے اسی چکر مین دعا مانگتے رہے ہین جب تک سات ردے عمارت کے پورے نہین ہوئے اور ردون کی تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ سات ہی چکر تھے اور اسی تعداد پر اب بھی چکر کھائے جاتے ہین۔ یہ ابراہیم اور اسمٰعیل کی عاشقانہ نیازمندی کی طرز تھی جسکی تعلیم دی گئی اور یہ بڑے قوی مومن تھے کہ ایک نے تو باپ ہوکر بیٹے کو ذبح کرنا چاہا دوسرے بیٹے نے جان دینے مین دریغ نہ کیا تاکہ خدا راضی ہوجاوے مگر چونکہ بعض مومن کمزور ہوتے ہین اس لئے آگے ایک عورت کی نیازمندی کی طرز بیان کی کہ جب ہاجرہ علیہا السلام کو حضرت ابراہیم عم نے صفا اور مروہ کے درمیان چھوڑا تو ہاجرہ علیہا السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو پوچھا کہ ہمین کس کے سپرد کرتے ہو تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کرتا ہون اور اسی کے حکم سے کرتا ہون تب ہاجرہ عا نے کہا کہ جاؤ اللہ تعالےٰ ہم کو ضائع نہ کریگا ایک مشکیزہ پانی کا پاس تھا جب وہ ختم ہوچکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کو تشنہ [illegible] دیکھکر وہ بے قرار ہوئین تو ان پہاڑیون پر کبھی چڑھتی اور کبھی اترتی تھین اور ہر طرف نگاہ مارتی تھین کہ کوئی قافلہ پانی لاتا ہو۔ آخر خدا تعالےٰ نے ایک چشمہ پانی کا وہان جاری کیا جو کہ زمزم کہلاتا ہے اس مقام پر ہاجرہ علیہا السلام نے خدا پر کیسا توکل کیا اور عاشقانہ نیازمندی کا کیا ثبوت دیا۔ یہ نظارہ صفا اور مروہ کی پہاڑیون کا طواف کرکے دیکھو تو وہ بھی سات ہی دفعہ چڑھین اور اتری تھین ✦

چونکہ آبادی مین رہنے سے اکثر دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اس لئے ہر ولی اللہ کو لوگون سے الگ میدانون مین بھی جانا پڑتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب یہ خیال کیا اور طبیعت مین جوش [illegible] تو تھا ہی کہ دعا قبول ہو اس لئے حجر مین گذرتے ہوئے بھاگے بھاگے عرفات کے جنگل مین گئے کہ وہان تنہائی مین دعا کرون یہ ۹ میل کا فاصلہ تھا مگر پھر آپنے دیکھا کہ اس بیرونی جگہ سے تو حرم ہی امن کی جگہ ہے اس لئے لوٹے اور مزدلفہ کے مقام پر جو عرفات سے واپس ہوتے ہوئے ۳ میل پر ہے ٹھہر گئے اور وہین آپکو یہ الہام ہوا۔ انی اری فی المنام [illegible]

اس وقت کا ایک بڑا اسرار الٰہی ہے جسے اس وقت ہم بیان نہین کر سکتے۔ تاہم اشارتًا اسے سمجھ لو کہ عوام الناس مین بھی ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ جب بیماری یا کوئی اور دکھ وغیرہ تکلیف ہو تو اکثر قربانی کیا کرتے ہین کہ وہ بلا ٹل جاوے اس کا راز یہ ہوتا ہے کہ جب موت کا نزول ہوتا ہے تو وہ بلا کھائے کے واپس نہین جاتی تو جو کچھ ابراہیم پر وارد ہوا وہ بھی بلا قربانی ٹل نہین سکتا تھا اگرچہ ہزارون مویشی ساتھ تھے مگر لڑکے کی قربانی کوئی تھوڑی سی بات نہ تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات بہت ہی عظیم الشان ہوگی جس کے لئے بیٹے کی قربانی تجویز ہوئی اس کنایہ مین یہ ابراہیمی نمونہ تھا کہ قربانی کرے اور بچہ کا نمونہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ جو حکم ربی ہوا ہے وہ جلدی کر اور گردن آگے رکھدی عوام الناس جو کہ الٰہی رموز سے واقف نہین ہوتے وہ ایسے وقت اعتراض کرتے ہین اسیطرح اس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ ابراہیم کی عقل ماری گئی ہے یہ آخری عمر۔ اور بڑھاپا۔ ایک اولاد آگے اب امید نہین۔ ایک خواب کی بنا پر لڑکے کو ذبح کرنے کو طیار ہے لیکن ابراہیمی فراست اور ایمان کے آگے اس اعتراض کی کیا وقعت تھی اور یہ لوگ اپنی توجہ اور ارادہ کے ٹھرے پکے ہوتے ہین اور جو مخالفت کرے وہ سخت دشمن ہوتا ہے اس لئے آپنے اٹھا کر اسے پتھر مارا کہ تو ہمارے ارادہ کو روکنے والا کون ہوتا ہے یہ اس قسم کی رکاوٹین ہین کہ جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو ضرور ہی پیدا ہوا کرتی ہین تو وہ کنکر ہین جو اس مقام پر عاشقانہ نیازمندی مین مارے جاتے ہین مگر چونکہ مومن کی توجہ جب ایک کام کی طرف رہتی ہے تو وہ اسے بار بار کرتا ہے اور روک بھی پیدا ہوتے رہتے ہین اس لئے ہر بار ابراہیم علیہ السلام اسے دھتکارتے رہے ✦

اسلام کے ۵ ارکان ہین جن مین نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ اور حج جس نیازمندی مین داخل ہین ان کا بیان کردیا ایک نیازمندی یعنی ایمان کا ذکر نہین ہوا وہ بھی اسی مین داخل ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کے یہی معنے ہین کہ جب انسان دل لگاتا ہے تو اسے کہنا ہی پڑتا ہے کہ ہم بھی کسی کے ہین پھر اس دعوے کو نبھانے اور اس کے تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے باقی نیازمندیان ہین ✦

اہل فلسفہ نے مانا ہے کہ تبادلہ خیالات کے واسطے سیاحت اور سفر بہت ضروری ہے اور جب تک انسان مختلف ممالک کے اخلاق عادات کو نہ دیکھے تو وہ اصلاح نہین کر سکتا۔ شریعت اسلام نے اول تو تبادلہ خیالات کا اس طرح کیا کہ ہر محلہ کی مسجد مین وہان کے لوگ ۵ وقت جمع ہون پھر ہر جمعہ کے دن دہات کے سب لوگ اور عیدین وغیرہ پر شہر اور دیہات کے سب لوگون کا اجتماع کیا ہے۔ اور کل ممالک کے اجتماع کے واسطے حج رکھا ہے مگر یہ دنیا کا خیال ہے اور چونکہ غریب لوگ ایسے فوائد قوم کو نہین پہونچا سکتے اس لئے صرف امرا کی تخصیص کی۔ اجتماع مین چونکہ حفظ صحت کا خیال ضروری ہے اس لئے ریتلے میدان مین یہ اجتماع رکھا ✦

پھر سٹیچو وغیرہ یادگارین لوگ بناتے ہین تو بتون کے دشمن کو واجب تھا کہ ایک یادگار موحدانہ بنا جاتا ✦

مراسلہ

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے ایک تحریک

برادرم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہ مہربانی اس تجویز کو اپنے اخبار مین طبع کرکے مجھے ممنون فرماوین مین چاہتا ہون کہ یہ تجویز آپکے اخبار سے اشاعت پذیر ہو اور دیگر اضلاع کے احباب کو اس پر غور وعمل در آمد کا موقعہ ملے ✦

زمیندار احباب کیلئے ایک نیک تحریک

یہ تجویز ان اصحاب کی خدمت مین پیش کی جاتی ہے جو حضور مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ عالیہ مین داخل ہین اور جن کی حیثیت زمینداری ہے یعنی جو اپنی آمدنیون کا ذریعہ صرف زراعت کاری پر رکھتے ہین۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا فرمائی ہے اور انہون نے اپنی سچی عقیدت اور اخلاص مندی سے خدا کے پاک مسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اس پاک سلسلہ کی خدمت بجالانے کا عہد کیا ہے اور ان الفاظ مین جو اس پاک سلسلہ کے اصحاب نے جلسہ مین خدا کے پاک مسیح کے روبرو اونہون نے اقرارًا ادا کئے ہین یہ اقرار بھی موجود ہے کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اب ان الفاظ کی صداقت کا وقت آگیا ہے اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو ایک ارشاد فرمایا ہے جو قادیان سے [illegible] کثرت سے شائع ہوا جس کا عنوان ہے حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد ✦ اور جو کہ البدر نمبر ۳۵ مین شائع ہوچکا ہے۔ پس مین اس امر کی طرف اپنے زمیندار ...... برادران کی توجہ معطوف کرنا چاہتا ہون اس کی تحریک دراصل حضور امام پاک علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے۔ مجھے اس ضرورت کے متعلق اب زیادہ

الفاظ اس تحریر مین بغرض تحریص و ترغیب برادران کے لئے لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اس ضرورت کو اس پاک اور واجب التعمیل ارشاد نے خوب واضح کر دیا ہی میرا کام صرف یہ ہے کہ مین اس ارشاد کی عملی اجراء کے لئے ایک تجویز بخدمت برادران پیش کرون اور ان کو وہ راہ بتاؤن جس سے ایک کافی سرمایہ ان کی طرف سے بتعمیل ارشاد عالیہ بہم پہونچ جائے *

برادران اللہ تعالیٰ آپ کی محنتون کو کامیاب کرے اور آپ کی پیداوار کے نتائج آپکے لئے ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہون مین آپکے محاصلات اراضی سے جن کو خدا تعالیٰ نے آپکے لئے اپنی راہ مین لگانے کا موقع دے رکھا ہے ایک حصہ نکلوانا چاہتا ہون ۔ چونکہ برادران زراعت پیشہ جماعت کی یہ ایک فطری خصلت اور عادت ہے کہ وہ اپنے محاصل مین سے فصل کی پختگی پر خدا کی راہ مین مساکین کی حاجت روائی کرتے ہین ۔ ہماری خرمن جو محض خدا کے فضل کے سایہ مین پرورش پائے ہوئے ہوتے ہین ہمارے مینون پر مانگنے والون کے دامنون کو خالی نہین جانے دیتے اور ان خرمنون مین سے اس وقت خدا کی راہ مین کسی قدر حصہ نکال دینا کچھ گران بھی نہین گذرتا پس مین یہ چاہتا ہون کہ ہر ایک فصل کے وقت مین جب خدا کی زمین اپنی پیداوار سے ہمارے گھرون کو بھرے ہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے بھی ایک حصہ پیداوار کا وقف کرین اور ہماری یہ امداد ان امدادون کے علاوہ ہو جو پہلے دائمی طور پر ہم نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھی ہے ۔ ہر ایک صاحب مقدرت بھائی جو دوسرے بھائیون پر مالکانہ تصرف رکھتا ہو وہ اپنی ذمہ داری سے اس امدادی حصہ کا جمع کر لینا اپنے اوپر فرض سمجھے اور پھر جو حصہ مجموعی طور پر حاصل ہو اس کو فروخت کر کے فوراً اس امدادی فنڈ مین جمع کرا دیا جائے بالفعل یہ تجویز ہماری ان برادران کے متعلق ہے جو ضلع سیالکوٹ کے کسی حصہ کے رہنے والے ہون ۔ خواہ ان کا کار زراعت اس ضلع مین جاری ہو یا علاقہ بار وغیرہ مین ۔ چونکہ اس رقم کے جمع ہونے کے لئے ایک صدر مقام ہونا چاہیئے اس لئے وہ صدر مقام بلحاظ کامل اطمینان سیالکوٹ ہوگا ۔ جو بلحاظ ترتیب طبی اس ضلع کا صدر مقام ہے ۔ سیالکوٹ کی جماعت چونکہ ایسے کامون مین حصہ لینے مین زیادہ مستعد ہے ۔ پس یہ رقم بھی اس جماعت کی وساطت سے دار الامان مین پہنچنی چاہیئے اب فصل خریف ۱۹۰۳ء چونکہ عنقریب پختہ ہونے پر ہے اس لئے ہم سب بھائی اس تجویز کا عمل درآمد اسی فصل سے شروع کر دین اور ہر جگہ کی ایک مقامی فہرست معہ اس امدادی فنڈ کے جو خریف ۱۹۰۳ کے محاصل کا حصہ ہو اس خاکسار کے نام پہونچ جانی چاہیئے ۔ ان فہرستون کو ایک مستقل رجسٹر مین باترتیب درج کر لیا جائیگا ۔

اور پھر آئندہ ہمیشہ خدا کے فضل سے اس امدادی فنڈ کا سلسلہ برابر جاری رہیگا ۔ ہر ایک سال مین دو موقعون پر اس فنڈ کے وصول کرنے کا کام ہوگا یعنی فصل ربیع و فصل خریف ۔ اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب قدرت اور صاحب رسوخ بھائی اس تکلیف چند روزہ کو اپنے ذمہ لیکر اس امدادی فنڈ کو جمع کریگا ۔ خاکسار یہ رقم جمع ہونے پر معہ فہرستہا کے متعلقہ کے صدر مقام پر بھیج دیگا اور وہان سے بعد اندراج رجسٹر دار الامان مین روپیہ ارسال ہوگا یہ تجویز بالفعل بغرض اجراپیش کی جاتی ہے جو صاحب اس مین کوئی ترمیم مفید کرنا چاہین ان کو اختیار ہے اور وہ جلدی اس سے مطلع فرمادین تاکہ قابل عمل درآمد ہوکر اس کو جلدی جاری کیا جائے ایک نقل اس کی بغرض اشاعت و اطلاع دیگر برادران اخبار الحکم مین طبع ہونے کو ارسال کر دی گئی ہے * *

الراقم محمد سرفراز خان ساکن بدوملی

*نوٹ میرے باہمت بھائی چودھری سرفراز خان کی یہ تجویز بہت مفید اور قابل توجہ دیگر چودھریان و برادران کی ہے اور ایک خاص مشورہ کے بعد اسکو معزز بھائیون کی خدمت مین پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ توفیق رفیق کرے اور جلدی ایک کافی امداد اس فنڈ مین بتعمیل ارشاد عالیہ مسیح موعود علیہ السلام پہونچ جائے *

خاکسار حامد شاہ سیالکوٹی

نصرت و اقبال الشان زاہ بین | تا شناسی ذات رب العالمین
اے برادر گر بقا خواہی بقا | تو بیا در ذیل مستان خدا
تا خدا بر تو عنایت ہا کند | در مقصود ت بدست تا دہد
مرگ انسان ہم دلیل این است | ہر یکو را ساغرش نوشیدن است
پیش فرزندان و خویشان و زنان | خواجہ افتادہ بہ بستر بس تپان
پیش او بنشستہ دانائے طبیب | رنگ رویش را ہمی بیند غریب
نسخہ تو ہر زمان پیشش نہند | مرہمے تو بر تن ریشش نہند
لیک جان او بدر آید ز تن | با چنین تلخی و آشوب و محن
کیست آن کو می کشد جان از تنش | جز خدا دانند و قدیر و ذو المنن
پیش ازان ساعت کہ آن وقت خطر | بر تو آید از سما اے با خبر
کن دعا ہا پیش رب ذو الکرم | گر ز طفیل سید خیر الامم
از کرم آن ساعتی آسان کند | و ز عنایت ہائے خود شادان کند
ہر چہ گفتم بہر تو کافی بود | منبدی را بس ہمین وافی بود
اے خدا اے قادر مطلق خدا | اے بدیع و مالک ملک بقا
اے خدا اے خالق ارض و سما | ذرہ ذرہ بر وجودت رہ نما
تو وحیدی وحدت از کثرت عیان | زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان
از ہمہ بالا تری والا تری | و ز خیال و عقل ما اعلا تری
از مجرد عقل بالا کے رسیم | و ز گلستان ارم برگے خوریم
تا بیار د لطف تو مارا کشان | کے بمنزل میرسیم اے مہربان
تا نہ از تو بر عیان گردد ہمے | کے بہ تو این قلب تیرہ را رہے
عقل ما بے فضل تو گردد خراب | عقل ما با فضل تو شد فتحیاب
فضل تو بر علم رہ سر چشمۂ | ہر گل و گلشن ز تو شد رستۂ
تو علیمی بے نہایت علم تو | تو حلیمی بے نہایت علم تو
جرم ما بینی و پوشی اے غفور | بر گناہ ہم بس صبوری اے صبو
حسن و احسان کردہ بے خود ہا را ما | جان ما قربان بر آن حاجت روا
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے | ہر سرے افتادہ در شور و شر

(باقی ہے)

مثنوی

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۳۱ جلد ۲ ص ۲۴۷

خود مطیع خالق ارض و سما | جملہ عالم را مطاع و پیشوا
ذرہ ذرہ بہر شان از خادمان | مہر و ماہ و اختران آسمان
ہر یکے بر صدق شان داده خبر | تا نماند نور ایشان مستتر
باد و بہر شان از کردگار | آب ہم یک بندۂ خدمتگذار
آتش ہم گلزار بہر شان مدام | خاک ہم از بہر شان ادنیٰ غلام
از قدوم شان بہار بوستان | و ز دم شان گلشنے صد گلستان
دشمن شان دشمن رب کبیر | بدتر از یک کرمکے دون و حقیر
خود خدا از بہر شان بستہ کمر | دشمنانش را کند زیر و زبر
از دعا و ہمت عالئے شان | در ذرہ ذرہ مے شود کوہ گران
رونق بازار حسن نور او | در راہ دین ناصر منصور او

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ بی اے ۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان ؑ اور مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان ؑ نے اُس کی نسبت ارشاد فرمایا ۔ نہایت عمدہ ۔ شیرین بیان ۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین ۔ دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب بفضل ربانی اسی چھپکر طیار ہو چکی ہے ۔ خریداران البدر و الحکم کو پارہ عم کی تفسیر مخص مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جا سکتی ہے * قیمت بلا جلد ۶ معہ جلد ۸
قیمت پارہ عم ۲ ۔ الم ۶

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل ایڈیٹر و مالک اخبار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا